سرسید کی معاشرتی اصلاح کے تمام پہلوؤں کا اس کتاب میں احاطہ ہو جائے اور اس میں وہ خاصے کامیاب رہے ھیں -

کتاب مجلد ھے، ضخامت : ۲۵٦ صفحے- ناشر : ادارۂ ثقافت اسلامیہ، کلب روڈ لاھور، قیمت : ۴ روپے پچیس پیسے -

مجموعہ تفاسیر ابو مسلم اصفہانی (ترجمہ و تہذیب)

ابو مسلم اصفہانی (۲۵۴ھ — ۳۲۲ھ) ایک مشہور معتزلی عالم تھے مولانا شبلی کے الفاظ میں ''بہت سے مسائل میں ابومسلم منفرد تھے- چنانچہ قرآن حکیم میں ناسخ منسوخ ھونے کے وہ قطعاً منکر تھے- امام رازی تمام ان آیتوں کی تفسیر میں جن کو لوگوں نے منسوخ مانا ھے - ابو مسلم کا قول اور ان کی توجیہ نقل کرتے ھیں - اور ھر جگہ ان کے طرز بیان سے ثابت ھوتا ھے کہ وہ ابو مسلم کی رائے سے متفق ھیں '' -

علامہ فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر میں جگہ بہ جگہ ابو مسلم کے اقوال نقل کئے ھیں- اور ان کی تائید کی ھے- ایک جگہ وہ لکھتے ھیں '' . . . ابومسلم کا کلام تفسیر میں نہایت معقول ھوتا ھے - وہ دقیق اور لطیف باتوں کو تہ سے ڈھونڈ کر نکالتا ھے '' -

ابو مسلم نے قرآن مجید کی ایک ضخیم تفسیر لکھی تھی ' جو افسوس ھے محفوظ نہ رہ سکی ' علامہ فخرالدین رازی نے اپنی تفسیر کبیر میں جیسا کہ اوپر ذکر ھوا ' ابو مسلم کے تفسیری نکات نقل کئے ھیں ' کافی عرصہ ھوا ' مولانا سعید انصاری صاحب نے ان تمام تفسیری نکات کو جمع کیا تھا ' کتاب کی شکل میں دارالمصنفین اعظم گڑھ سے شائع ھوئے تھے، عجیب بات ھے کہ زیر نظر کتاب کے مرتبوں اور مترجموں کو یہ کتاب نہیں ملی ' چنانچہ انہوں نے خود تفسیر کبیر سے یہ اقوال جمع کئے اور ان کا ترجمہ کیا - کتاب کے شروع میں ایک مختصر سا مقدمہ ھے جس میں مذھب اعتزال پر بحث کی گئی ھے- اس کے بعد ابو مسلم کے تفسیری نکات کا اردو ترجمہ شروع ھو جاتا ھے - مرتبوں نے ترجمے کے علاوہ اپنی طرف سے مفید حواشی کا بھی اضافہ کیا ھے -

اسلامی تاریخ میں معتزلہ کی ایک زبردست تحریک عقلیت تھی - جس نے مذہبی عقائد و افکار کو اپنے زمانے کے عقلی معیاروں سے ہم نوا کرنے کی کوشش کی تھی - یہ تحریک بعد میں جمہور علماء کی مخالفت کا نشانہ بنی اور عوام اس کے اس قدر خلاف ہوگئے کہ نہ صرف یہ کہ معتزلہ تحریک کا سلسلہ ختم ہو گیا ، بلکہ اُن کی کتابیں بھی محفوظ نہ رہیں - گو یہ ''باطل'' پر ''حق'' کا غلبہ تھا ، لیکن اس سے مسلمانوں کی تاریخ ایک کافی بڑے علمی ذخیرے سے محروم ہوگئی ' اور بعد میں جو عقلیت کے حامی آئے - وہ اُس علمی ورثے سے فائدہ نہ اٹھا سکے ' جو ایک زمانے میں علمائے معتزلہ کی کوششوں سے جمع ہوا تھا -

سرسید کے زیر اثر مذہب میں عقلیت کی جو رو اٹھی تھی' اس میں معتزلہ کے افکار سے استفادہ کرنے کی کوششیں ہوئی تھیں - پھر مولانا شبلی نے ادھر توجہ فرمائی - لیکن بعد میں ان کے جو جانشین آئے ' ان کا بالکل دوسرا رویہ تھا - اس لئے دارالمصنفین اعظم گڑھ سے اس کے دور اول میں شائع ہونے والی کتاب جس کا اوپر ذکر ہوا ہے ، اتنی نایاب ہوگئی کہ اب یہ زیر نظر کتاب کے مترجموں کو باوجود کوشش کے نہیں مل سکی-

مترجمین اور ناشرین نے کتاب کے ہر لفظ سے متفق نہ ہونے کا جو اعتذار پیش کیا ہے ہمارے خیال میں یہ کچھ بے محل سا ہے اول تو یہ تفسیری نکات ایک علمی و تاریخی ورثہ ہے ، اور یہاں مترجمین نے صرف اسے ہی پیش کیا ہے - دوسرے اگر بقول مترجمین کے ' ماتریدیہ اکثر مسائل میں معتزلہ کے ہم خیال ہیں - اور ماتریدیہ اصل میں حنفیہ کا کلامی مذہب ہے ' تو پھر آج اس زمانے میں ابو مسلم جیسے صاحب علم مفسر کے اقوال پیش کرتے وقت یہ اعتذار کیوں؟

آج مذہب میں عقلیت بار پاسکتی ہے یا نہیں - اس سے قطع نظر آج سے ایک ہزار سال قبل خالص اسلامی ماحول میں جس عقلیت کو فروغ ہوا تھا ، اسے پیش کرتے وقت آخر ڈرنے کی کیا ضرورت ہے -

کتاب ادارۂ ثقافت اسلامیہ کلب روڈ لاہور نے شائع کی ہے - ترجمہ و

تہذیب سید نصیر شاہ و رفیع اللہ صاحبان نے کیا ہے ضخامت ۱۹۲ صفحے قیمت ۳,۵۰ روپے -

موسیقی کی شرعی حیثیت

مصنفہ حجۃ الاسلام **امام ابو حامد الغزالی**- ترجمہ و تہذیب از سید **نصیر شاہ** و **رفیع اللہ**-**ناشر** ادارہ ثقافت اسلامیہ پاکستان ـ کلب روڈ لاہور **قیمت دو روپے** -

اصل کتاب ''حجۃ الاسلام امام غزالی کی معروف تصنیف ''احیاء علوم الدین'' کے ایک باب وجد و سماع کا ترجمہ ہے - شروع میں مترجمین نے ۴۳ صفحے کا ایک مقدمہ لکھا ہے جس میں موسیقی کے جواز میں احادیث و آثار اور علماء و فقہا کے اقوال جمع کردیئے ہیں ، اس بارے میں امام غزالی کی بحث کا لب لباب یہ ہے کہ موسیقی چار قسم کی ہے ـ حرام ، مکروہ ، مباح اور مستحب - اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ '' محدثین تو کہتے ہیں کہ حرمت غنا کے متعلق ایک حدیث بھی صحیح نہیں اور مشائخ کہتے ہیں کہ جہاں اس کی ممانعت آئی بھی ہے ' تو وہی غنا ہے ' جولہو و لعب سے وابستہ ہو ـ فقہا نے اس مسئلے میں بڑے تشدد سے کام لیا ہے ،، اس کے بعد موصوف لکھتے ہیں کہ '' ایک مسلک فقہا کا ہے . . . (وہ) اس فعل کو گناہ کبیرہ اور اس کے جواز کے عقیدہ کو کفر، زندقہ اور الحاد سمجھتے ہیں فقہا کا یہ طرز عمل زیادتی ہے اور اعتدال و انصاف کے مسلک سے باہر ہے ـ دوسرا مسلک محدثین کا ہے جو کہتے ہیں کہ تحریم غنا کے متعلق کوئی صحیح حدیث یا نص صریح موجود نہیں ہے ـ اور جو کچھ ہے تو وہ یا تو موضوع ہے یا ضعیف—آخر میں شیخ عبدالحق محدث یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ ''ایسی تمام روایات و آثار سے مراد اسی غنا کی حرمت ہے جس کا گانا سننا لہوولعب کے طریقے پر ہو اور غلط طریقہ پر انسان کو نفسانیت اور خواہش حرام کی طرف لے جائے...'' -

ہمارے خیال میں غنا کے بارے میں یہی صحیح اور متوازن نقطۂ نظر ہے - اس میں شک نہیں کہ حضرت عثمان کے دور خلافت میں اور اس کے بعد مسلمانوں میں غنا کو بڑا فروغ ہوا لیکن عہد عباسی میں جب باندیاں رکھنے کا رواج بہت عام ہوگیا تو غنا نے ایسی صورت اختیار کی کہ ہمارے قانون ساز فقہا کو اس کے خلاف سخت فتوے دینے پڑے ـ موسیقی کے جواز پر شرعی اور روایتی